بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المس...

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

عام قیمت پیشگی للعہ

چہ گوئم باتو گرائی چہا در قادیان ہینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا ہینی شفا ہینی غرض دار الامان ہینی

قیمت از معاونین للعہ — قادیان میں ۱۲ — گورنمنٹ ... — قیمت اخبار ... ولایت ... للعہ

جلد ۷ — مورخہ ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جون ۱۹۰۸ء — نمبر ۲۳

کہ سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

فی پرچہ ۲ر — افریقہ للعہ

حضرت مرزا صاحب اب بھی زندہ ہیں؟

خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ مخدومی حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتقال سے صرف دو روز پہلے ذیل کا مضمون لکھا تھا اور جسوقت حضرت مرزا صاحب لاہور میں فوت ہوئے اسوقت وہ اس واقعہ سے بیخبر اپنا مضمون محرر سے صاف کروا رہے تھے اس کا پڑھنا احباب کے واسطے خاص فائدہ کا موجب ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

کیا کسی نبی یا مجدد کی وفات سے اسکی صداقت پر مبنی اصول ضائع ہوسکتے ہیں یا ایسے اصولوں کے ماننے والے کبھی مر سکتے ہیں؟

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق * ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما۔

اگرچہ عادتاً میں اُردو اخبارات کو نہیں دیکھتا۔ لیکن کل بتاریخ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء کسی نے میرے ہاتھ میں اہل حدیث امرتسر کا اخبار دیدیا۔ اوس میں حضرت وارث الحیات الدائم مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ وعلیٰ محمد صلوٰۃ وسلاماً دائماً ابداً کی وفات کی پیشگوئی دیکر استہزاء کیا گیا تھا۔ اگرچہ ان دل دکھانیوالی باتوں کا جواب سوا صبر کے اور کچھ نہیں ہے مگر قرآن شریف نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ یتربصون بکم الدوائر علیہم دائرۃ السوء۔ اِس کے متعلق قابل غور بات یہ ہے۔ کہ آیا کبھی خدا کے فرستادوں پر موت بھی وارد ہوسکتی ہے یا نہیں موت سے یہ مطلب ہے۔ کہ نام و نشان اون کا مٹ جائے اور کوئی نام لیوا نہ رہے۔ اور نہ کوئی ان کے اصولوں پر چلنے والا باقی رہے۔ سو واضح ہو۔ کہ ایسی موت کبھی انبیاء اور رُسل پر وارد نہیں ہوتی اور نہ ہمارے پر ہوگی۔ ہاں یہ جسم خاکی جو ہر وقت ہی معرض تغیر و تبدل میں ہے اور کوئی لمحہ خالی نہیں۔ کہ اس کے اجزاء پر فنا وارد نہ ہو۔ یہ تو ایک نہ ایک دن اس خاکدان میں جا ملے گا جس سے اس کے اجزاء نکلے ہیں مگر وہ نورانی جسم جو مقربین اور فرستادگان الٰہی کو عطا ہوتا ہے اسپر کبھی فنا نہیں آتی۔ وہ حی و قیوم خدا کے عشق میں فنا ہو کر دائمی زندگی پاتا ہے پھر اس کے بعد موت کسی قسم کی وارد نہیں ہوسکتی جیسا کہ نص بل احیاء سے ظاہر ہے اونکی نسبت موت کی پیشگوئی کرنے والے خود جھوٹے اور مردہ دل ہیں۔ یہی نورانی جسم سب انبیاء اور مقربین کو عطا ہوا تھا۔ اور یہی حضرت اقدس مسیح موعود کو عطا ہوا ہے اب کسی شتر کینہ کی پیشگوئیوں سے ان پر ہرگز ہرگز موت وارد نہیں ہوسکتی ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ اس بات کا ثبوت کہ دراصل حضرت اقدس ع کو یہ نورانی جسم حاصل ہوگیا ہے ہمیں دیکھنا ہے۔ سو واضح ہو۔ کہ قرآن شریف میں نور سے مراد آیات بینات قرآن شریف ہی کی ہیں۔ جیسا کہ والنور الذی انزلنا میں ہے۔ جب کوئی شخص قرآن شریف کے اصولوں کی صداقت پر یقین کامل سے قائم ہو جاتا ہے۔ پھر ان پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو اسپر چلا دیتا ہے اور پھر ان کے شاگرد آئندہ لوگوں کو سکھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ سلسلہ قیامت تک پہونچ جاتا ہے۔ تو اس شخص کو ایسا نورانی جسم حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ مستقل طور سے اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے جیسا کہ نورہم یسعیٰ بین ایدیہم سے ظاہر ہے۔ سب سے اعلےٰ اور افضل یہ جسم حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔ جیسا کہ اللہ نور السموات الخ سے ظاہر ہے اور پھر اون کے بعد تمام

انبیاء اور رسل کو اس نور سے ان کے مراتب کے مطابق حصہ ملتا رہا اور ملتا رہے گا چنانچہ تیرھوین صدی ہجری مین جب قرآن شریف کا علم دنیا سے اٹھہ گیا تھا اور اس خلعت نورانی کا کوئی وارث نہ رہا تھا۔ تو اللہ تعالےٰ نے چودھوین صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث فرمایا۔ اب تلاش کر کے دیکھہ لو کہ کل دنیا مین قرآن شریف کے ساتھہ کس کو زیادہ محبت ہے اور کہان پر اس کے دقائق اور حقائق بیان کئے جاتے ہین اور کون جماعت قرآن شریف کی محبت اور عشق مین محو ہو رہی ہے اور کون ایسے لوگ ہین جو سب کچھہ اپنا اشاعت اسلام مین ہی خرچ کر رہے ہین۔ اگر انصاف سے کوئی دیکھیگا تو سوائے حضرت اقدس ؑ مرزا صاحب اور احمدی جماعت کے اور کسی کو دنیا بھر مین نہ پائے گا جس سے ثابت ہوا کہ وہ نورانی جسم جس کا اوپر بیان کیا گیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کو عطا ہو گیا ہے اور ان پر کبھی موت وارد نہین ہو سکتی۔ اس کا بیان واضح یون ہے۔ کہ اگر قیامت کے روز تک ایک بھی ایسا شخص زندہ رہا۔ جو اس بات کا یقین رکھتا ہو۔ کہ چودھوین صدی ہجری کے سر پر ایک شخص نے دعویٰ مجدد اسلام ہونے کا کیا تھا۔ اور وہ در حقیقت اپنے سچا ہی تھا۔ اور مزید بران اس کے دعوے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کے برحق تھے۔ اور ایسے شخص کے پاس مکتوبات حضرت اقدس کے بھی موجود ہون اور ان پر وہ یقین کامل رکھتا ہو اور انشاء اللہ تعالےٰ ضرور ایسے صاحب قیامت تک بہت رہین گے۔ تو حیات ابدی حضرت مرزا صاحب کی ثابت ہو گئی۔ اب ان کی نسبت اگر کوئی اپنی ہوا النفس سے کسی کافر لغت کی کوئی پیشگوئی شائع کر دے تو اس سے حضرت اقدس ؑ مرزا صاحب کا اور احمدی سلسلہ کا کیا بگڑتا ہے ہمین تو خداوند تعالےٰ سے بہت سی امیدین ہین اور ہم اسی پر توکل کرتے ہین۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرۃ اقدس مرزا صاحب اب ہرگز ہرگز فوت نہ ہون گے یہ جسم فانی بے شک اپنے ہمجنس مادہ سے جا ملیگا مگر حضرت مرزا صاحب کی روحانیت اور ان کے ارشادات جو ہمارے رگ و ریشہ مین سرایت کر گئے ہین۔ اور وہ عشق الٰہی جو ان کے طفیل سے ہم مین پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ نور جو ہمارے آگے پیچھے چلتا ہے۔ اور وہ تائید روح القدس جو ہر وقت ہمارے شامل حال ہے۔ اور وہ سوز و گداز اور خشوع وخضوع جو نمازون مین ہمین ملتا ہے اور وہ قتل دجال اور کسر صلیب جو ہم نے دیکھا ہے اور جو اسلام کا لیظہرہ علی الدین کلہ کا نظارہ ہمنے مشاہدہ کیا ہو اور وہ صداقت نبوت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیاء سابقین علیہم السلام جو ہمارے دلون مین میخون کی طرح ٹھک گئی ہے۔ اور وہ مزے درس قرآن شریف کے جو ہمین ملتے ہین اور وہ مضامین ریویو کے جو ہماری نظرون سے گذر چکے ہین اور دیگر وہ آیات بینات حضرۃ مرزا صاحب کی جو ہم دیکھہ رہے ہین اور دیکھہ چکے ہین جن کی خبر تیس سال قبل دیگئی تھی اور وہ رونق جو قادیان مین یا جہان کہین قدم مبارک حضرت مسیح موعود ؑ کا پڑ جاتا ہے رہوتی ہے۔ یہ باتین ہرگز ہرگز فنا نہ ہونگی یہ تو اب تاریخی ہو چکی ہین۔ اور اسلام کی تاریخ سے ان کا مٹا دینا کسی سے ممکن نہ اب ہے اور نہ آئندہ ہو گا۔ احمدی جماعت انشاء العزیز قیامت تک قائم رہے گی ان کے ساتھہ ساتھہ ہی حضرت اقدس بھی زندہ رہینگے ماشاء اللہ یکون وما لم یشاء لم یکن۔

حالا مخالفا خوش مت ہو۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کیوقت وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الخ اور من کان یعبد محمداً الخ کا کہنے والا ایک شخص تھا تو اب اسی ایک بزرگ کی برکت سے ساری احمدی جماعت مدت سے یہی بول رہی ہے اور پھر ہر موقع پر لیسے بولنے کو طیار ہے۔ اور پھر تمہین اس وقت دنیا اور آخرت مین رسوائی ہوگی اور سوا دانت پیسنے کے کچھہ چارہ نہو گا۔ سنو اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دائماً ابداً

آنان کہ گشت کوچہ جانان مقام شان
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام شان
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
میرد کسے کہ نیست مرامش مرام شان
اے مردہ دل بکوش پے ہجو اہل دل
جہل و قصور تست نہ فہمی کلام شان

والسلام علی من اتبع الہدےٰ

خلیفہ رشید الدین - ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۸ء

پیغام صلح

لاہور مین جو حضرت اقدس مسیح موعود کا لیکچر پیغام صلح پڑھا جانا ہے وہ ۲۱ جون کو نہین پڑھا جائیگا۔ اور سردست اس کیواسطے کوئی اور تاریخ بھی مقرر نہین ہوئی۔ جب ہو گی۔ دوستون کو بذریعہ اخبار یا اگر وقت کم ہوا تو بذریعہ خطوط خواجہ کمال الدین صاحب لاہور سے کر دین گے۔

ایہا الاخوان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین حضرت اقدس ؑ حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مخلص عشاق کی خاطر و نیز اس لئے بھی کہ حضرت کے الفاظ و طرز خط محفوظ رہین۔ حضور کے اصل خطوط کو جو آپ نے وقتاً فوقتاً مجھے تحریر فرمائے ہین۔ چھپوا کر بھائیون کیخدمت مین تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور ان کے اخیر مین وہ نسخہ جات جو حضور نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض دوستون کی بیماریون مین تجویز فرمائے ہین اور جو مجھے مل سکے ہین۔ بنظر فائدہ عام لکھدئے ہین پس کیا ہی بہتر ہو کہ ایسے نسخہ جات جس جس بھائی کے پاس حضور کے قلمی موجود ہون اور وہ چاہین۔ کہ اس مجموعہ کے ساتھہ شائع ہو جاوین۔ تو مہربانی کر کے مجھے عاریتاً صرف نقل کرنے کے لئے بھیجدین بعد نقل مین بڑی احتیاط سے ان کے پاس بھیجدینے کا ذمہ دار ہون۔ لیکن اس مین دیر نہ ہونی چاہیئے۔ کار ثواب ہے اور ساتھہ ہی یہ بھی لکھدین کہ کن شکایات کیلئے نسخہ تجویز ہوا تھا اور اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ ایسے تمام نسخہ جات اس پتہ سے آنے چاہئین

حکیم محمد حسین قریشی - حویلی کابلی مل - لاہور

براہین احمدیہ اور درثمین کیمتعلق خاص رعایت کا
اشتہار آخری صفحہ پر ملاحظہ ہو

ڈاک خلیفۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈاک اس قدر ہوتی ہے کہ وہ ان خطوط کے جواب خود نہین لکھہ سکتے بعض دوست خطوط مین یہ خواہش ظاہر کرتے ہین کہ حضرت اپنے ہاتھہ سے خط کا جواب لکھین ایسی خواہش اگرچہ بلحاظ محبت کے ہے تاہم حضرت خلیفہ صاحب کے حالات اور مصروفیت پر احباب کو نگاہ کرنی چاہیئے۔

صادق کا خط

اپنے صادق دوستوں کے نام

السّلامُ علیکمُ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مین خط کیون لکھتا ہون خدا کے صادق رسول کے صادق مریدو! خدا کی طرف سے سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہو ایسے وقت مین جبکہ تمہین اپنے مرشد و ہادی کی جدائی کا صدمہ اُٹھانا پڑا ہے اور تمہارے دل اس صدمہ سے اندوہگین ہین۔ میرا جی چاہتا ہے کہ تم کو ایک ہمدردی کا خط لکھون۔ جو تمہارے واسطے تسکین کا موجب ہو نہ صرف اس واسطے کہ میرا دل بہی اس حادثہ سے تمہاری طرح دردمند ہوا ہے بلکہ اس واسطے بہی میرا خط لکھنا ضروری ہوا کہ تم جانتے ہو کہ مین ایک خطنویس ہون تمہارے پیارے امام کیوقت بہی خطوط نویسی کا کام میرے سپرد تہا اور اب اس کے خلیفہ نے خدا کی مدد اور نصرت اوس کے ساتہہ ہو میرے سپرد بہی خطوط نویسی کا کام قایم رکہا ہے مین تمہارے دلون کے اس جوش اور محبت سے آگاہ ہون جو تمہارے اُن خطون سے ظاہر ہوتا تہا جو تم حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین لکہا کرتے تہے اور مینے ان خطون کو بہی پڑہا ہے جو تم نے اب حضرت کی وفات پر اپنے دلون کے رنج کے اظہار مین لکہے ہین اور ان پرجوش اور مخلصانہ الفاظ کو بہی دیکہا ہے۔ جنمین تم نے خدا کے مسیح کے خلیفہ کے ہاتہہ پر بیعت کی ہے پس مین آپ سے اجازت چاہتا ہون کہ مین آپ کو ایک خط لکہون۔

یہ خط کیا ہی پیارے بہائیو! میرا خط کیا ہے ایک دلی درد کا اظہار ہے تیرہ سو سال کے بعد خدا کا ایک نبی دنیا مین آیا۔ وہ آیا۔ اور دنیا مین رہا اور دنیا سے چلا بہی گیا۔ پر ہنوز کثیر حصہ مخلوقات کا وہ ہے جس نے اوس کو نہ پہچانا۔ اور نہ مانا۔ اور بہتون نے اس کی طرف توجہ بہی نہ کی اور ایسے بہی ہوئے جنہون نے اس کی مخالفت کی اور اوس کو دکہہ دیا اور اس کی ساری عمر مین ان بدقسمتون نے سوائے آزار دہی کے اور کوئی تجویز نہ کی اور ان کے نصیبے مین نہ ہوا۔ کہ وہ خدا کے پیارے سے ایک نیک دعا لے لیتے۔ ان لوگون کی وہ مثال ہے جن کا ذکر حدیث قدسی مین آیا ہے۔ کہ اللہ تعالی قیامت کے دن انسان کو کہیگا کہ اے ابن آدم مین مریض ہوا تہا۔ تو میری عیادت کو نہ آیا۔ مینے تجہ سے کہانا مانگا تہا تو نے مجہے نہ دیا مینے تجہ سے پانی مانگا تہا پر تو نے نہ پلایا۔ انسان کہے گا تو رب العالمین ہے مین کس طرح تیری عیادت کرتا اور کس طرح تجہے کہانا کہلاتا اور کس طرح تجہے پانی پلاتا۔ خدا تعالی فرمائیگا کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تہا اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا۔ تو مجہے اسکے پاس پاتا۔ اگر تو فلان بندے کو کہلاتا اور پلاتا۔ تو اس کہانے اور پانی کو آج میرے پاس پاتا۔ معلوم نہین کہ کس کس بندے کیطرف خدا تعالے اس مین اشارہ کریگا مگر اس مین کیا شک ہو سکتا ہے کہ خدا تعالے کے خاص بندون اس کے مرسلین اور ماموریں کی عیادت کرنا اور ان کو کہانا اور پانی دینا۔ خدا تو غنی ہے وہ کسی چیز کا محتاج نہین کہ اس سے پیار کرنیوالے اپنی محبت کے جوش مین اوس کی دعوت کرین اور اسے روٹی کہلائین لیکن چونکہ انسان آخر انسان ہے اور وہ اپنی محبت کا اظہار انسانیت کے رنگ مین ہی کر سکتا ہے اس واسطے خدا نے اپنے خاص بندونکو دنیا مین بھیجا ہے تاکہ اُس کے نام پر جو کوئی ان بندونکی خدمت کرے وہ خدا کی خدمت سمجہی جائے افسوس اور صد ہزار افسوس۔ جنہون نے خدا کے برگزیدے کو سوائے گالیون کے کوئی تحفہ نہ بہیجا اور سوائے اعتراضات کے کوئی دعوت سامنے پیش نہ کی وہ دنیا مین آیا اور چل دیا پر انہون نے اپنے واسطے سوائے جہنم کا کندہ بننے کے اور کسی بات کی طیاری نہ کی۔ پر مبارک ہو تم پر میرے بہائیو! کہ خدا تعالے نے ایسی تاریکی کے زمانہ مین تمہاری دستگیری کی اور تمہین اپنے مہدی کے ذریعہ سے ہدایت یافتہ بنایا اور اپنے مسیح کے طفیل تمہارے روحون کو بدیون سے اور بد اعتقادات سے نجات دی۔ خدا کا فضل تم پر زیادہ سے زیادہ ہو کہ تم آسمان پر خدا کے رسول کے ساتہیون مین لکہے گئے اور خدا نے تمہین ایک خاص کام کیواسطے برگزیدہ کیا۔

ضرور تھا کہ ایسا ہو لیکن میرے پیارو تم غم نہ کرو اور حزین مت بنو۔ کیونکہ ضرور تہا کہ ایسا ہوتا تاکہ تم آزمائے جاؤ اور خدا کے لئے دشمنون سے دکہہ اٹہاکر اور ناگوار باتین سن کر پختہ ہو جاؤ اور تاکہ تمہارے ساتہہ بہی وہ سنت پوری ہو جائے۔ جو صحابہ رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ کے ساتہہ ہوئی تہی۔ کہ آنحضرت جب فوت ہوئے۔ تو سب نے آپ کی وفات کو قبل از وقت سمجہا اور مخالفون نے اعتراض کئے کہ قیصر و کسریٰ کی چابیان جن کے متعلق پیشگوئی تہی۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتہہ مین دیجاوینگی وہ کہان ہین۔ اور مسیلمہ جو نبوت کا دعوی کرتا تہا وہ زندہ تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے پس عرب کے لوگ بگڑ بیٹہے۔ کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صادق نبی ہوتا۔ تو وہ ایک کاذب مدعی کی زندگی مین کیون مر جاتا ایسا ہی اسود عنسی بہی اس وقت کاذب نبی موجود تہا اور وہ زندہ تہا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے پس یہ بات دشمنون کے ہاتہہ ایک بڑی بات بن گئی اور صحابہ کو انہون نے طعن و تشنیع شروع کی اور بہت سے مرتد ہی ہوگئے اور وہ وقت اصحاب رسول پر بڑے دکہہ کا وقت تہا مگر انہون نے سب برداشت کیا کیونکہ دشمنون کی خوشی چندروزہ تہی۔ اور تہوڑے عرصہ مین سب ہلاک ہوگئے اور خدا تعالے کے سب وعدے سچے ہوئے اور کوئی مخالف باقی نہ رہا۔ سو میرے دوستو! تم بہی اس وقت صبر سے کام لو اور صحابہ کا درجہ پاؤ۔ تم پر ہنوز ایسی تکلیف نہین آئی۔ جیسی کہ اصحاب رسول پر پڑی تہی۔ پر چونکہ ہمارا بہی معاملہ ویسا ہی تہا۔ اس واسطے ضرور ہوا۔ کہ ہم بہی اپنے امام کی وفات کے وقت اس قسم کے ابتلا مین پڑین جس قسم کے ابتلا مین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑے تہے

اسوقت کے نئی اعتراضات اس وقت جو اعتراضات مخالفین کی طرف سے ہم پر ہورہے ہین اون مین سے بعض اس قسم کے ہین جو محض گالیون اور استہزار کے رنگ مین ہین ان کیطرف توجہ کیضرورت نہین۔ بعض اس قسم کے جو خود حضرت کی زندگی مین ہی نادان لوگ کیا کرتے تہے اور اون کے جواب بہت دفعہ دئے جا چکے ہین۔ اور بعض اعتراضات اس قسم کے ہین جو خاص طور پر واقعہ وفات مسیح موعودؑ پر کئے جاتے ہین۔ اور وہ یہ ہین۔

۱۔ آپنے مطابق پیش گوئی اسی سال کی عمر نہین پائی۔ اور فوت ہوگئے۔ ۲۔ نکاح والی پیشگوئی پوری نہین ہوئی۔ ۳۔ پانچوین لڑکے والی پیش گوئی پوری نہین ہوئی۔ ۴۔ ثناء اللہ آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۵۔ عبد الحکیم آپ کی زندگی مین نہین مرا۔ ۶۔ عبد الحکیم نے جو پیشگوئی کی تہی وہ پوری ہوگئی ہے۔

ان امور کے متعلق اگرچہ مبسوط مضامین بعد مین لکہے جائینگے۔ تاہم مین مختصر طور پر چند باتین اس جگہ

بیان کردیتا ہوں جن سے ظاہر ہو جائیگا کہ مخالفین کے اعتراضات محض ضد اور تعصب اور جہالت پر مبنی ہیں یا جان بوجھ کر شرارت کی راہ سے کئے جاتے ہیں

اسی سال کی عمر

حضرت اقدس کو اپنی عمر کے متعلق جو الہام تھا اوس میں یہی اشارہ تھا کہ اسی سال کے قریب عمر آپ کی ہوگی۔ پانچ سال کم یا پانچ سال زیادہ۔ سو اوس کے مطابق جیسا کہ گذشتہ اخبار میں لکھا جا چکا ہے آپکی عمر ۸۰ سال کے قریب ہوئی اور جن اخبارات نے ۶۹ سال لکھے ہیں اونہوں نے غلطی کھائی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تھی کہ وہ تاریخوں اور سنوں کی گنتی کیطرف بہت توجہ نہیں کرتے تھے اور ایسے امور ہمیشہ تخمیناً لکھدیا کرتے تھے۔ خود میں نے سنا ہے کہ آپنے فرمایا۔ ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اس وقت بچین کی عمروں کے لکھنے کا کوئی طریق نہ تھا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ٹھیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تھا اور نہ آپنے کبھی اس طرف توجہ کی کہ اس کی ٹھیک تاریخ نکالنے کے پیچھے پڑ جائیں۔ خدا کے انبیاء ایسے امور میں پڑنا اپنے واسطے تضیع اوقات خیال کرتے ہیں۔ آپ نے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۸۳۹ء بھی لکھا ہے۔ جس کے رو سے قمری ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی عمر ۷۲ سال بنتی ہے اور جو ڈوئی کے متعلق آپ کا اشتہار ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا تھا اوس میں آپنے اپنی عمر چھیاسٹھ سال سے زیادہ لکھی ہے اس حساب سے اب بلحاظ قمری مہینوں کے آپ کی عمر ۷۶ سال ہوتی ہے۔ لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف لانے پر فرمایا تھا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ۳۶-۳۷-۳۸-۳۹ اور ۴۰ پانچ سال ۵۵ اور ۶۰ سال پچھلی صدی میں ہے اور ۸ سال اس صدی کے کل ۵ + ۶۰ + ۸ = ۷۳ سال ہوئے اس میں دو سال قمری کے بڑھائے جائیں۔ تو ۷۵ سال ہوگئے۔ غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ ۷۵ یا ۷۶ بہر حال اسی کے قریب ہیں۔ لیکن اگر ایسا بھی نہ ہوتا اور آپ کی عمر اسی سال کے قریب نہ بھی ہوئی ہوتی۔ تب بھی کوئی جگہ اعتراض کی نہ تھی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس ؑ کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تھے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیۃ اور اخبارات میں ہو چکی تھی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تھے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت

نکاح والی پیشگوئی

اس پیشگوئی کے متعلق حضرت اقدس ؑ نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں خود لکھدیا تھا۔ کہ خدا تعالے نے اب اس کو منسوخ کر دیا ہے۔ چنانچہ اصل عبارت کتاب اس جگہ نقل کی جاتی ہے۔

"اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کیطرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اسیوقت شائع کی گئی تھی۔ اور وہ یہ کہ ایتہا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا۔ تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہئیے کیا یونس ؑ کی پیشگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جسمیں بتلایا گیا تھا۔ کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ڈالدے"

اس کے بعد مخالف کو کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت نے خود لکھدیا تھا۔ کہ اب اس کے پورا ہونے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالے نے اس کو منسوخ کر دیا ہے۔

پانچواں لڑکا

پانچویں لڑکے کے متعلق بھی حضرت اقدس خود فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کیونکہ یہ الہام دیر سے تھا۔ کہ خدا نے مجھے ایک پانچویں لڑکے کی بشارت دی ہے اور پھر جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہاں لڑکا ہوا تو حضرت نے فرمایا تھا۔ کہ یہی وہ پانچواں لڑکا ہے کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی اب انشاء اللہ تعالے یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

ثناء اللہ

ثناء اللہ کے متعلق حضرت اقدس ؑ نے کوئی پیشگوئی نہ کی تھی۔ ہاں آپنے اُس کے حق میں دعا کی تھی* سو اللہ تعالی اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق انشاء اللہ اس دعا کو قبول کریگا اور اوس کے آثار نمودار ہوں گے اور ثناء اللہ اپنے کیفر کردار کو پہنچیگا اور ضرور پہونچے گا۔ اس موقعہ پر اس امر کو بخوبی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت اقدس نے کہیں اور کسی جگہ اپنی حیات یا وفات کو معیار اپنی صداقت یا کذب کا قرار نہیں دیا بلکہ آپنے ہمیشہ ایسے لفظ لکھے۔ کہ جو کاذب ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔ وہ فنا ہوگا۔ سو ظاہر ہے کہ حضرت صاحب نہ ہلاک ہوئے اور نہ فنا ہوئے۔ کیونکہ اون کا سلسلہ اسیطرح موجود ہے اون کی قائم کردہ بنیاد مستحکم کھڑی ہے۔ چار لاکھ جماعت موجود ہے دین اسلام کی خدمت کے واسطے جو سلسلہ انہوں نے جاری کیا تھا وہ بدستور جاری ہے۔ ہاں ہلاک اور فنا ہونے کی مثال آپکے بالمقابل چراغدین جمونی نے دکھائی تھی۔ جس کا کوئی نام لینے والا باقی نہیں رہا۔ ڈوئی نے دکھائی۔ جو اتنے بڑے کارخانے کا مالک اور دس پندرہ ہزار مرید کا پیر ہو کر اور کروڑوں روپے کا مالک ہو کر یکدم ایسا غرق ہوا کہ اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ الٰہی بخش اکونٹنٹ نے دکھائی۔ فقیر مرزا نے دکھائی۔ غلام دستگیر قصوری نے دکھائی وغیرہ وغیرہ یہ سب ہلاک ہوئے فنا ہوئے اور ایسا ہی انشاء اللہ ثناء اللہ اور عبد الحکیم ہوں گے۔ لیکن حضرت اقدس زندہ ہیں اون کا روحانی فیض زندہ ہے۔ ان کا تمام کاروبار زندہ ہے وہ مرے نہیں گئے۔ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔ اور بدگو مخالف ان کے سلسلہ کو ترقی پاتے ہوئے دیکھکر حسد اور بغض میں مر جائیں گے۔ اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائینگے انشاء اللہ تعالے۔

صادقان را نور حق تا بد مدام
کاذبان مردند شد ترکی تمام

مرتد

مرتد اکرٹے نے اس وقت بڑے دجل اور فریب سے کام لیا ہے وہ بالکل مسیلمہ کذاب کا بروز ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ یہ بھی اپنے آپ کو مسیح اور مرسل من اللہ اور رحمۃ للعالمین کہتا ہے۔ اس نے بڑی بہتی سے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔ جسمیں زیادہ تر گندی گالیوں سے کام لیا ہے جیسا کہ ہمیشہ سے اس کا شیوہ ہے۔ اسمیں ایک تو یہ دجل کیا ہے کہ مرتد نے خود اپنے شائع کردہ الہامات میں تغیر و تبدل کیا ہے۔ گویا وہ آپ ہی خدا ہے۔ اور آپ ہی رسول ہے آپہی ملہم

اور آپ ہی لکھا ہے۔ اُسی الہام کو پہلے اور الفاظ مین لکھتا ہے پھر اسی کو وقتی ضرورت کے مطابق دوسری طرح لکھ لیتا ہے۔ حضرت کی وفات سے پہلے تو اخبارون اور رسالون اور دستی خطوط مین جو ہمارے پاس موجود ہین لکھتا رہا۔ کہ حضرت اقدسؑ ۲۱ ساون مطابق ۴۔ اگست "کو" فوت ہون گے۔ چنانچہ پیسہ اخبار وغیرہ مین اس کا یہ شیطانی الہام چھپ بھی گیا تھا۔ اور پیسہ اخبار نے اسپر نوٹ بھی دیا ہے۔ کہ عبدالحکیم نے اگر "تک" لکھا ہوتا۔ تو اس کی پیشگوئی درست ہوتی۔ اب ان باتوں کو سن کر کانے دجال نے اس چھوٹی کتاب مین بجائے **کو** کے **تک** لکھدیا ہے واہ رے دجال۔ صنعت ہو تو ایسی ہو۔

اس سے بھی بڑھ کر ایک اور فریب اس مرتد نے اپنے رسالہ مین یہ کیا ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہامی الفاظ پر انحصار کرنے کے بجائے حضرت اقدس کی اُن عبارتوں کو نقل کر دیا ہے۔ جن کو آپ نے اپنے اجتہاد اور تفہیم سے لکھا تھا۔ اس جگہ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عبدالحکیم ہو یا ثناء اللہ ہو یا کوئی اور ہو۔ ہمین اس کے متعلق اللہ تعالے کی اس وحی کے الفاظ کو سب سے پہلے دیکھنا چاہیئے۔ جو خدا نے اپنے رسول پر نازل کی تھی۔ نہ کہ اس اجتہاد اور تفہیم کی طرف جانا چاہیئے۔ جو مامور من اللہ یا آپ کے کسی خادم نے اس پر بطور تشریح کے لکھے ہون۔ کیونکہ پیشگوئیون کی اصل حقیقت اون کے پورا ہونے کے وقت ظاہر ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ نبی کو بھی اون کے متعلق اجتہادی غلطی لگے جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہجرت بجائے مکہ کے یمامہ کی طرف سمجھی تھی۔ غرض حضرت کے جو الفاظ الہامی عبدالحکیم کے متعلق ہین۔ وہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین ناظرین خود انصاف کر سکتے ہین کہ کیا ان مین کوئی ایسا لفظ ہے کہ عبدالحکیم آپ کی حیات مین ہلاک ہو گا۔

" خدا کے مقبولون مین قبولیت کے نمونے اور علامتین ہوتی ہین اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہین اون پر کوئی غالب نہین آسکتا۔ فرشتون کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق و کاذب۔ انت تری کل مصلح و صادق

یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے۔ جو عبدالحکیم کے متعلق ہے اور یہ اپنے وقت پر انشاء اللہ پوری ہو گی اور کاذب کا نام مٹ جائیگا۔ اور کوئی اس کا ذکر کرنے والا باقی نہ رہیگا۔

باقی رہا یہ امر کہ عبدالحکیم نے پیش گوئی حضرت اقدس کی وفات کے متعلق کی تھی۔ سو اس کے متعلق اول تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جب کہ حضرت اقدس نے خود ہی رسالہ الوصیۃ مین اپنی وفات کے متعلق پہلے سے پیشگوئی شائع کر دی تھی۔ کہ اب میری وفات قریب ہے۔ تو پھر ہر کہ ومہ اس پیشگوئی کو سن کر جو چاہتا کہہ سکتا تھا۔ اس مین کوئی بہادری نہ تھی اور نہ کسی الہام کی ضرورت ہے۔ دوم عبدالحکیم نے اول تین سال کی پیشگوئی کی۔ پھر اس کو منسوخ کر کے چودہ ماہ کی پیشگوئی کی پھر اس کو بھی منسوخ کر کے یہ پیشگوئی کی۔ کہ ۴ اگست کو مرزا صاحب فوت ہون گے۔ پہلی دو پیشگوئیاں اس نے خود ہی منسوخ کر دین اور تیسری یعنی ۴۔ اگست والے الہام کو خدا تعالے نے شیطانی ثابت کر دیا۔ پس عبدالحکیم ہر حال مین جھوٹا ثابت ہوا۔ اور تبصرہ مین جو حضرت اقدس نے لکھا تھا۔ کہ عبدالحکیم کی پیشگوئی چودہ ماہ والی جھوٹی ثابت کرنے کے واسطے عمر بڑھائی جائے گی۔ سو جب عبدالحکیم نے خود ہی وہ پیشگوئی منسوخ کر دی۔ اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ رہی اور اوس کو شیطانی ملہم ثابت کرنے کا جو منشا رہا۔ وہ اوس کی ۴۔ اگست والی پیشگوئی کے صاف جھوٹا ہونے سے پورا ہو گیا۔ فالحمد للہ

ہمارا مسیح زندہ ہے

اس جگہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ لکھدینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس مین حضرت موصوف نے ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب زندہ ہین۔ [illegible] آپ نے فرمایا۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات" بل احیاء" ولکن لا تشعرون۔

حدیث شریف مین آیا ہے المبطون شہید

تمام لوگ بالاتفاق اس بات کو تسلیم کرتے ہین۔ کہ حضرت مسیح موعود کی توفی اسہال سے ہوئی۔ خواہ بقول مخالفین یہ اسہال ہیضے کے سمجھے جاوین یا پرانی بیماری جو بموجب پیشگوئی آپ کے لاحق حال تھی۔ پس یہ قوی شہادت ہے مگر اس تقتل کے ساتھ فی سبیل اللہ کی قید موجود ہے سو ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہین۔ کہ ہمارے سید و مولیٰ کی توفی بحالت مبطون ہونے کے فی سبیل اللہ ہوئی۔ آپ نے آخری لیکچر جو تیار کیا تھا اس کا نام پیغام صلح ہے اب صلح وہین ہو سکتی ہے جہان جنگ ہے آپ نے تو صلح کا پیام دے کر یہ سمجھایا۔ کہ اب اس جنگ کا خاتمہ ہے اور اللہ نے فرمایا۔ کہ الرحیل۔ ہم تجھے اسی جنگ کی حالت مین رفع دینا چاہتے ہین۔

آپ نے منشی پیران بخش صاحب کے مکان پر فیصلہ آسمانی سنایا۔ پھر جلسہ اعظم مذاہب مین آپ کی ایک تقریر ہوئی۔ پھر شہر کے جنوبی حصہ مین ایک عظیم الشان لکچر ہوا۔ پھر چوتھا موقعہ تھا۔ جہان ہمین اپنا قائم مقام کر کے بھیجا۔ پھر پانچوان موقعہ وہ تھا۔ جب کہ تمام امراء کی دعوت کی اور انہین اپنے عقائد سے خبردار کیا۔ دار السلطنت مین پانچ دفعہ بلکہ مین تو تبلیغ کر دی۔ اب اس سے زیادہ اور کیا کام تھا۔ جو آپ کے ذمے باقی رہ گیا تھا۔ پس خدا تعالے نے فرمایا۔ کہ اے مومنو! خبردار ہو کر سن لو کہ جو مین تبلیغ و تبلیغ کے ارادہ کے جہاد مین شہید ہوا تم اسے میت اور اموات سے نہ کہو بلکہ زندہ کہو۔

مین ہرگز کسی احمدی کے لئے جائز نہین سمجھتا کہ وہ اپنے مسیح کو مردہ کہے بلکہ ضرور ہے۔ کہ اسے زندہ کہا جائے۔ یہ میرا حکم نہین ہے بلکہ خدا تعالے کا حکم ہے۔ درحقیقت انسان پر جب موت آتی ہے تو اس کے اجزا متفرق ہو جاتے ہین مگر دیکھو اس کے مرید بمنزلہ اجزا کے ہے وہ بجائے اس کے کہ متفرق ہون۔ انہین وحدت کی روح پھونکی گئی۔

اس کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہین انعام بغیر کے لئے کچھ دکھ اٹھانے بھی ضروری ہین۔ کچھ اپنے اختیار سے اور کچھ قضا و قدر سے۔ خوف کئی قسم کا ہے خوف اللہ کا۔ دشمن کا۔ ارتداد کا۔ پھر بعض وقت جوع بھی اختیار کرنا ہو گی۔ روزہ رکھنے سے یا خیرات اس قدر کہ اپنے پر فاقہ اٹھا لو۔ پھر اپنے مالوں کو خدا کی راہ مین خرچ کر کے گھٹاؤ۔

کیونکہ ہم سب الٰہی رضا کے لئے ہین۔ جس طرح وہ راضی ہو اسے راضی کرین۔

یہ مصائب یہ دکھ بہشتی کی نعمت مین ہین یعنے مابعد الموت تمہین ان کا انعام ملیگا۔ مصائب کے بدلے بہتر سے بہتر بدلہ خاص رحمتون کا وعدہ۔ آئندہ ہدایت کی راہین کھولدینگے۔

نکات

حسبنا کتاب اللہ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت

مین کچھ لکھنا چاہا اور فرمایا لکھے لاتضلوا بعدی حضرت عمرؓ نے حسبنا کتاب اللہ کہکر تسلی دیدی کہ آپ اطمینان رکھین ہم آپکے منشا رکو خوب سمجھتے ہین۔ کتاب اللہ پر قائم رہین گے جب آپنے سمجھا کہ وہ میری ہدائیت کو خوب سمجھتے ہین۔ تو پھر کچھ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

وحدت یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم دلون مین تالیف کا پیدا کرنا یہ ایک اعجاز ہے جو خاص مسیح کے ہاتھ سے ظاہر ہوا۔ ورنہ ساری دنیا کے اموال بھی جمع کردین تو وہ دل نہین جمع ہو سکتے۔

ذوق کی باتین

یہ سلسلہ بدر مین عرصہ سے شروع ہے جب کبھی ایسی کوئی بات میرے دل مین آتی ہے۔ تو مین اس عنوان کی ماتحت اسے لکھدیتا ہون۔

۱۔ مسیح موعود اس لئے آیا کہ کسر صلیب کرے صلیب کی تمام عمارت کی بنیاد مسیح ناصری کی زندگی پر ہے آپنے اس کی موت کو ایک عالم پر ثابت کردیا آپ کی کوئی تقریر کوئی تحریر وفات مسیح کے ذکر سے خالی نہ جاتی تھی یہ عزم استقلال صرف نبیون کا حصہ ہے باوجود مخالفت شدیدہ اور طرح طرح کی مشکلات کے آپکے اس قول مین مطلق فرق نہین آیا پھر چونکہ یہ بات پورے جوش اخلاص سے نکلتی تھی اسلئے تقریباً تمام مخاطبین اس کے قائل ہو گئے۔

سب لوگ جانتے ہین کہ اب جب ہم مخالف کلمہ گویون سے گفتگو کرتے۔ تو وہ وفات مسیح کی نسبت کوئی ذکر نہ چھیڑتے تھے۔ بلکہ یہ کہتے کہ اسے جانے دو ہمین مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت کردو۔ حالانکہ اس کی بنیاد حیات و ممات مسیح پر تھی۔ ان کے علاوہ تمام دانشمندان یورپ و امریکہ بھی اس بات کو تسلیم کر چکے تھے۔ کہ عیسے مرچکا۔ اور اب وہ زندہ نہین۔ خود آپ کی تعلیم کا اثر مریدون پر اسقدر ہوا۔ کہ جو ان مین سے اپنی شقاوت ازلی و بدعملی کی وجہ سے مرتد ہوگئے وہ بھی باوجود سخت مخالف ہونے کے اس عقیدے سے نہ پھرے کہ مسیح مرچکا ہے۔ جیسا کہ چراغ دین اور پٹیالہ کے عبد الحکیم کے حالات سے ظاہر ہے۔ کہ وہ بڑے زور سے وفات مسیح کے عقیدہ پر قائم رہے پس وہ ہر قل والی بات بالکل ٹھیک نکلی جس سے آپ کی قوت قدسیہ اور اثر تعلیم کا دشمن کو بھی قائل ہونا پڑتا ہے۔

پھر جیسے میرے آقا نے قول سے ثابت کیا کہ مسیح مرچکا ایسا ہی فعل سے اسپر شہادت دی کہ "جو مسیح" ہو اس کے لئے بھی مرنا ضروری ہے۔

۲۔ کیا ہی مبارک و مفید ہے وہ زندگی جسکی وفات کسی بڑے اسلامی مسئلہ کو حل کردے شیعہ اب تک صدیق اکبرؓ کی خلافت پر معترض ہین اور حضرت علی و فاطمہ کی نسبت بیان کرتے ہین کہ اونہون نے بیعت نہ کی اور کہ صحابہ مین سخت اختلاف ہوا۔

ہم نے اپنی آنکھون سے ایک نظارہ دیکھا ہمارے مسیح کی ہو فات کے بعد سید محمود ان کے وہ لائق فرزند ارجمند موجود تھے جن کے اس ہژدہ سالہ عمر مین تقوے و طہارت خشوع خضوع و انابت الی اللہ و عالمانہ قوت بیانیہ و تحریریہ کو بطور اعجاز پیش کیا جاسکتا ہے۔ ان کے بجائے باپ قابل التعظیم میر ناصر نواب پھر داماد نواب محمد علی خان یہ سب ہر طرح اس بات کے قابل تھے۔ کہ اگر وہ خلیفے بنائے جاتے۔ تو قوم انہین بطیب خاطر قبول کرتی مگر ایک ایسے شخص کا جو نہ اس قوم سے ہے نہ فارسی النسل نہین بلکہ عربی النسل ہے نہ خاص علاقہ قرابت رکھتا ہے بلا اختلاف امیر المومنین تسلیم کیا جانا کیا ہمین یہ نہین بتاتا کہ اگر احمد کا غلام اپنی قوم مین یہ وحدت کی روح پھونک سکتا ہے تو کیا خود احمدؑ مین یہ قوت قدسیہ نہ تھی۔

۳۔ حضور کے وصال کے بعد اکثر احمدی احباب کے منہہ سے یہ فقرہ بیساختہ نکلا۔ کہ "اب وحی بند ہو چکی"۔ اس قول سے میرے نزدیک ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہوا بعض صحابہ کرام سے بھی یہی روائیت کئے گئے ہین جن سے استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی بند ہے حالانکہ اس سے وہی مطلب تھا جو ہمارے احمدی بھائیون کا ہے یعنی موجودہ صورت حالات الہی ہے کہ اب کوئی وحی نہین جب تک خدا تعالیٰ دوسری قدرت

نوٹ۔ یہ کچھ مبالغہ کے رنگ مین نہین کہا ذاتی بات ہے صاحبزادہ والا تبار جب کسی مشکل مسئلہ اسلامی پر تقریر یا تحریر فرماتے اور ہمین الیسے نکات بیان کرتے ہین جو نعمار جنت کیطرح ما خطر علی قلب بشر ہوجاتے ہین تو سوا اس بات کے تسلیم کرنیکے چارہ نہین ہوتا۔ کہ یہ خاص فضل خداوندی ہے

کو حسب وعدہ ہمارے لئے نہ بھیجدے۔

۴۔ ہمارا مسیح جیسا کہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست ہوتا اور دنیا کے لئے اوس نے یہ دوکان نکالی ہوتی۔ تو ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد مین سے کسی کو مقرر کر جاتا کیونکہ ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور محنت کا ثمرہ کسی غیر کے سپرد کر جائے۔ اور یہ تو سب مانتے ہین کہ آپ اگر ایسا کوئی حکم بلکہ اشارہ تک بھی فرما دیتے تو سب احمدی اس پر عمل کرنا اپنی سعادت دارین سمجھتے۔ مگر آپنے ایسا نہین کیا حالانکہ اپنی وصیت لکھی جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا پس صاف ثابت ہے کہ وہ مبارک خدا کی طرف سے مامور تھا اور دنیا کی ذرا بھی ہوس آمین نہ تھی۔ اللھم صل علیہ وسلم

۵۔ آپکے علم کلام بھی کیا نرالا تھا ایک چھوٹی سی دلیل سے مخالف کو ساکت کیا جاسکتا۔ مثلاً یہ کہ جو دعوے کرو۔ اس کی دلیل بھی اپنی کتاب سے دو۔ صرف اسی اصل کو ہاتھہ مین لیکر کوئی گفتگو کرے تو انجیل و وید والے بھاگتے نظر آتے ہین۔ دوسرا اصل تھا کہ جس مذہب مین ہو اس کا کوئی امتیازی نشان دکھلاؤ اس کے مقابلہ مین بھی کوئی مذہب نہین آسکتا۔

۶۔ یہ عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ سیدی و مولائی کی وفات پر مخالفانہ آرٹیکل شائع ہوئے مگر یہ سب نے بالاتفاق تسلیم کیا۔ کہ آپنے اپنے کام مین اچھی کامیابی حاصل کی۔ (مین اس کے متعلق تمام اخبارات کے حوالے بھی انشاءاللہ دونگا) یہ کامیابی بھی آپ کی حقیقت کا ثبوت ہے۔

۷۔ یہ امر قابل غور ہے کہ باوجودیکہ انبیاء بنی اسرائیل ہر نبی کے بعد دوسرے کی پیشگوئی کرتے رہے مگر کئی اون مین سے ایسے ہین کہ جو سوائے معدودے چند کے جو غیر بیت من المسلمین کے مصداق تھے ایمان لانے والے نہ بنا سکے۔ مگر ایک نبی آیا جب کہ تمام قوم کا متفق طور سے یہ عقیدہ تھا کہ اب کوئی نبی نہ ہوگا اور پھر اس نے ہزار لاکھ انسان کو اپنا متبع بنالیا کیا یہ خدا کا خاص فضل نہین کیا ہمین اس کلمۃ اللہ کی قوت قدسیہ و روحانیہ پر ایمان نہین لانا چاہیئے۔

۸۔ لوگ آجکل بعض پیشگوئیون پر گفتگو کرتے ہین مگر مین کسی اور ہی عالم مین ہون مین کہتا ہون۔ ہمین اس دستور العمل کی ضرورت ہے جس سے ہم دنیا و آخرت مین اکرام اور ترقیات کے اعلیٰ مدارج پر پہونچ جاوین میری نظر مسیح کی تعلیم پر ہے مجھے اس تعلیم سے اعلیٰ کوئی تعلیم دکھاؤ ضرورت تو تعلیم کی ہے۔ جو اصل مقصد ہے۔ پس مین اسبات کو کیا کرون کہ فلان پیشگوئی معرض التوا مین آگئی

ڈائری

القول الطیب

(وفات سے قریباً ۲۰ گھنٹے پہلے کی تقریر)

لاہور - ۲۵ - مئی ۱۹۰۸ء - ظہر

سلسلۂ نبوت ایک شخص سرحدی آیا بہت شوخی سے کلام کرنے لگا - اس پر فرمایا - میں نے اپنی طرف سے کوئی اپنا کلمہ نہیں بنایا نہ نماز علیحدہ بنائی ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو دین و ایمان سمجھتا ہوں یہ نبوت کا لفظ جو اختیار کیا گیا ہے صرف خدا کی طرف سے ہے جس شخص پر پیشگوئی کے طور پر خدا تعالے کیطرف سے کسی بات کا اظہار بکثرت ہوا سے نبی کہا جاتا ہے - خدا کا وجود خدا کے نشانوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اسی لئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہیں - مثنوی میں لکھا ہے - **آن نبی وقت باشد اے مرید** محی الدین ابن عربی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حضرت مجدد نے بھی یہی عقیدہ ظاہر کیا ہے پس کیا سب کو کافر کہو - یاد رہے کہ یہ سلسلہ نبوت قیامت تک قائم رہے گا -

مجدد کیضرورت اس پر اس سرحدی نے سوال کیا کہ دین میں کیا نقص رہ گیا تھا جسکی تکمیل کے لئے آپ تشریف لائے - فرمایا - احکام میں کوئی نقص نہیں - نماز - قبلہ زکوۃ کلمہ وہی ہے - کچھ مدت کے بعد ان احکام کی بجا آوری میں سستی پڑ جاتی ہے بہت سے لوگ توحید سے غافل ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی طرف سے ایک بندے کو مبعوث کرتا ہے جو لوگوں کو از سر نو شریعت پر قائم کرتا ہے سو برس تک سستی واقع ہو جاتی ہے - ایک لاکھ کے قریب تو مسلمان مرتد ہو چکا ہے - ابھی آپکے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں - لوگ قرآن چھوڑتے جاتے ہیں سنت نبوی سے کچھ غرض نہیں اپنی رسوم کو اپنا دین قرار دے لیا ہے اور ابھی آپکے نزدیک کسی کیضرورت نہیں۔

اس پر اس شخص نے کہا کہ اس وقت تو سب کافر ہو گئے کوئی تیس چالیس مومن رہ جائیں گے -

فرمایا - کیا مہدی کے ساتھ جو مل کر لڑائی کریں گے وہ سب کافر ہی ہوں گے -

آپنے کیا اصلاح کی پھر اس شخص نے پوچھا کہ آپنے کیا اصلاح فرمائی - فرمایا - دیکھو چار لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے میرے ہاتھ پر فسق و فجور اور دیگر گناہوں اور فاسد عقیدوں سے توبہ کی - انسان جب فسق و فجور میں پڑتا ہے تو کافر کا حکم رکھتا ہے - کوئی دن نہیں گذرتا جب کئی اشخاص توبہ کرنے کے لئے نہیں آتے - ہر امر میں اللہ کی طرف رجوع کرنا ایک بڑی بات ہے مسلمانی صرف یہی نہیں جیسے تم سمجھتے ہو - نیکی کرنا نہایت مشکل کام ہے - ریاکاری کے ساتھ عمل باطل ہو جاتا ہے یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ عمل کرنا مشکل ہے دنیا کی طرف لوگوں کی توجہ ہے - ہر صدی کے سر پر اسی قسم کی غلطیوں کو مٹانے اور توجہ الی اللہ دلانے کے لئے مجدد کا وعدہ دیا گیا ہے اگر ہر صدی پر مجدد کیضرورت نہ تھی - بلکہ بقول آپکے قرآن کریم اور علماء کافی تھے - تو پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض آتا ہے - حج کرنیوالے حج جاتے ہیں زکوۃ بھی دیتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں - پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو برس کے بعد مجدد آئیگا - مخالفین بھی اس بات کے قائل ہیں پس اگر میرے وقت میں ضرورت نہ تھی تو پیشگوئی باطل جاتی ہے غیب کا حال تو اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں -

ویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون یعنے لعنت ہے ان نمازیوں پر جو اپنی صلوۃ کی حقیقت سے بیخبر ہیں - پس فلاح وہی پاتا ہے اور وہی سچا مومن کہلاتا ہے جو نیکی کو اس کے لوازم کے ساتھ کرتا ہے -

یہ بات اس زمانہ میں بہت کم لوگوں میں موجود ہے پس میں اللہ تعالی کیطرف سے ان کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے عین اپنے وقت پر آیا - اگر میں خدا کیطرف سے نہیں تو یہ سلسلہ تباہ ہو جاویگا - اگر میں خدا کیطرف سے ہوں - تو یاد رکھو مخالف کہ پھر ناکام رہیں گے -

---

فاضل امروہی کی ایک تحریر

اصل مضمون حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی ثم قادیانی نے زبان عربی میں لکھا تھا جو گذشتہ اخبار بدر میں شائع ہو چکا ہے - اصل مضمون کا ترجمہ تفسیری جو حضرت مولانا نے کیا ہے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے - ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت امیر تمام جماعت مومنین کے اور حکمت نظری و عملی دینی سے کام لینے والے مولانا نور الدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - بعض امور خارجیہ اور نیز خاکسار کا جوش قلبی ہر دو محرک ہوئے ہیں کہ ان چند سطور کو میں اخبارات میں شائع کردوں - اور وہ سطور یہ ہیں - کہ میرا اعتقاد آپکی جناب عالی میں اول بعثت وبعثت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ ہے کہ بیشک آپ حضرت اقدس کے ساتھ بڑی الفت اور انس رکھنے والے ہیں گویا کہ مجسم الفت ہیں اور ان کے انیس تھے - اکثر مشوروں اور دینی معارف اور یقینی اسرار میں بمنزلہ ان کے قلب مبارک کے تھے جماعت احمدیہ میں در بارہ اخلاص و ایمان آپ سب سے زیادہ بڑھکر ہیں - آپکا یقین و عرفان سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور اللہ تعالے کا خوف آپکو سب سے زیادہ تر ہے جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے بندوں میں سے جو علماء ربانی ہیں وہی زیادہ تر اوس سے خوف کرتے ہیں - سب آپ ماسوی اللہ سے کمال درجہ پر غنا اور بے پرواہی بھی سب سے زیادہ ہے - امام ہمام نے اپنی کتابوں میں آپکے مناقب سب سے زیادہ بیان فرمائے ہیں اسلئے آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ تر ہے - آپنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصدیق اس وقت میں کی جبوقت تمام آدمیوں نے تکذیب کی تھی اس لئے میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ صدیق ثانی ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے - والذی جاء بالصدق وصدق بہ - اول جملہ کے مصداق حضرت مسیح موعود ہیں کہ اللہ تعالے کی طرف سے سچی باتیں اور سچے الہامات لائے تھے جن کو اللہ تعالے نے اپنی موت طبعی سے وفات دیدی جیسا کہ براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے یٰعیسیٰ انی متوفیک الآیہ یعنے اے عیسیٰ اگرچہ تمام لوگ تیرے قتل کرنے اور ہلاک کرنے میں بہت کوششیں کریں گے - مگر میں تجھ کو موت طبعی سے وفات دونگا اور تمام ان عیوب سے جو منکرین تجھے لگاتے ہیں - میں تجھ کو ان سے پاک و صاف رکھوں گا اور جو لوگ جماعت کے تیری پیروی اور اتباع کریں گے - میں ان کو منکرین پر قیامت تک غالب اور فائق رکھوں گا پس اس وقت تم ہی اول مصداق صدق بہ کے ہو اور بمنزلہ حضرت صدیق اکبر کے ہو اور اللہ تعالی کے دین اور جماعت احمدیہ میں اس کے نائب ہو - پس میں نے اس لئے صدق دلی اور اخلاص قلبی سے واسطے تائید کرنے دین اسلام کے بقدر اپنی طاقت اور وسع کے آپکے ہاتھ پر بیعت علت

کی ہے اگرچہ بعض ضعیف الایمان اس کے خلاف ہو اور اول امر ہے میرے قلب کو کوئی تردد اس بات کا واقع نہیں ہوا بجز اس کے کہ بعض آیات کی تفاسیر جواب کرتے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آئیں اور فوراً اسی وقت کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالےٰ نے یہاں کے رفیقوں سے علیحدہ کر کر ملا اعلیٰ کی رفاقت میں پہونچا دیا۔ میں اسیوقت مکرر آپ کی خدمت میں عرض کیا تہا کہ آپ ہمارے صدیق ہیں اور ہم آپ کی تابع ہیں۔ ہان آپ جو بعض آیات کی تفسیر ایسی فرماتے ہیں۔ جو میری سمجھ میں نہیں آئیں یہ تو اپنا اپنا مذاق ہے۔ جو زمانہ حال کے موافق آپکے مذاق میں تغیر آجاتا ہے یہ امر دوسرا ہے اور اس سے علیحدہ یہ چند سطرین میں نے اس لئے شائع کی ہیں کہ بعض دہمی لوگ میرے قلب کی حالت کو مخالف اس تحریر کے گمان نہ کریں۔ کلا وحاشا۔

اسلئے اب آپ کو ضروری ہے کہ ہم سب مومنین جماعت کے لئے مثل شفیق باپ کے ہو جاویں تاکہ جملہ مومنین بمنزلہ آپ کے عیال کے رہیں کیونکہ آپ نے اس وقت وہ بوجہ اٹھایا ہے جسکے اٹھانے سے ہم سب عاجز ہیں۔ اس پر بہی جو کوئی اس بیعت اطاعت سے پہیرے گا۔ اللہ تعالےٰ کے دین اور جس بات کو کہ مسیح موعود لائے تہے۔ کچھہ ضرر نہیں پہونچا سکیگا اور جو کوئی اس نعمت کا شکریہ ادا کریگا کہ آپ نے ایسے بوجہ کو اٹہایا بجالاوے گا اور آپ کی نصرت میں ہمہ تن متوجہ ہو جائیگا۔ اللہ تعالےٰ اوس کو دین و دنیا میں جزائے احسن عطا فرماویگا انشاء اللہ تعالےٰ دین کی تائید میں بحولہٖ و قوتہٖ میں آپ کا فرمانبردار ہوں اللہ تعالےٰ اپنی نصرت کے ساتھہ آپ کی تائید کرے اور آپکے سینہ مبارک کو اپنے انوار سے روشن اور منور کرے اور میں یہ بہی امید رکہتا ہوں کہ جماعت میں سے کوئی شخص اسبارہ میں آپ پر کسی طرح کی نکتہ چینی یا عیب گیری نہیں کریگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اور میں اس بات کی بہی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی وفات انبیاء اولوالعزم کی وفات کے ساتھہ تہامشابہت رکہتی ہے جن انشاء اللہ تعالےٰ ایک رسالہ وفات الانبیاء درجہ کے بارہ میں لکہوں گا۔ تاکہ لوگوں پر واضح ہو جائے۔ کہ جس شان کذائی سے حضرت مسیح موعود کی وفات واقع ہوئی ہے اگرچہ چند امور منتظر الوقوع باقی رہے اور آپ کی وفات ہو گئی۔ اسی طرح سے ان وفات کا وقوع میں آنا ضروری تہا تاکہ حضرت مسیح موعود کی مماثلت دیگر انبیاء کے ساتھہ ثابت رہے اور اس وفات کذائی سے واقع ہونا ان کی وفات کا آپ کی صداقت دعاوی اور صداقت ماموریت کی دلیل ہے سو جیسا کہ الہامات الوصیۃ وغیرہ میں مندرج ہو چکا ہے۔ اور دیکہو جری اللہ فی حلل الانبیاء وغیرہ وغیرہ الہامات کو اور سوائے اس کے اور بہت سے الہامات ہیں۔ میں نے آپکو اسلئے اطلاع کی ہے کہ آپ دعا کریں کہ اس رسالہ کی تحریر میں اللہ تعالےٰ میری تائید کرے۔ ۲۷ - مئی ۱۹۰۸ء روز چہارشنبہ

سید محمد احسن امروہوی

تاریخ وفات حضرت مسیح موعودؑ

برادر مکرم جناب مفتی صاحب ایدک اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا تعالےٰ کے ان خاص فضلوں سے جو جناب پر ہیں ایک یہ فضل ہے جو آج رات کو دعا کے بعد ہوا کہ سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی تاریخ وفات میرے دل میں آئی

قُل یٰعیسیٰ اِنّی مُتَوَفِّیکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ

اس کے اعداد ۱۳۲۶ھ ہیں۔

ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

عاجز محمد ظہور الدین اکمل

تاریخ وفات

ایک قطعہ تاریخ وفات پر حکیم محمد حسین صاحب احمدی احمد آبادی نے تحریر فرمایا ہے جس میں سے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

مسیح و مہدی موعود مسعود ٭ کہ نور حق درخشید از جبانش
درین عالم خدا اورا فرستاد ٭ کہ یابد خلق فیضان بکاش
کمر بستہ پئے اسلام ٭ نمود اظہار جبروت و جلالش
چو او مامور و مغفور خدا بود ٭ شدہ مغفور سال انتقالش
۱۳۲۶ھ

تاریخ وفات

جو جناب خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر نے لکہی ہے۔

تو ہے غفار اور ہے ستار
اسراپہ ہے فقط ترا ہی کو
بخشدے بہر احمد مختار
قادیانی غلام احمد کو
۱۳۲۶

از مولوی تاج الدین صاحب ساکن کنجاہ

تاریخ وفات حضرت مسیح مرزا

غلام احمد صاحب قادیانی رحمۃ اللہ علیہ

ولئے۔ مرزا غلام احمد خاص ٭ رفت زین جا بگو بعالم نور
تابع دین احمد عربی ٭ ماحئے رسمہائے فسق و فجور
رہنمائے اطاعت خالص ٭ کرد تبلیغ قیصر و مغفور
بزبانش دم مسیحائی ٭ حبذا در قلم لوامع طور
در زمان مذاہب شتے ٭ ماند دائم مظفر و منصور
حرب او روند شب بزور قلم ٭ نے بہ شمشیر و دشنہ و ساطور
اہل دنیا بحلقۂ ماتم ٭ مرحبا گفتہ اند اہل قبور
سفلگان را جائے شادمانی نیست ٭ ترک این دار لازم است ضرور
ہادیہ ہست حادی کفار ٭ محی دین محمدی زین دور
اے مخالف خمش مکم باشد ٭ خالق الخلق خود بیوم نشور
در رہ حق زبان چہ تیغ گیر ٭ حق کند جلوہ گہ شمع شہود
یاد سکو ورا برحمت حق ٭ زانکہ بست این طریقہ ماثور

گفت ہاتف بگوش من و شب
سال ہجری نور رحلتش مغفور
۱۳۲۶

انجمن سرگودہ نے خبر وفات پر کیا کیا

جناب ایڈیٹر صاحب دام لطفہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ انجمن احمدیہ سرگودہ کا جلسہ آج بروز اتوار بتاریخ ۳۱ مئی بمقام مسجد احمدیہ سرگودہ منعقد ہوا۔ حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کے محامد و محاسن مختلف اصحاب نے بیان فرمائے۔ اور حضرت صاحب کے لئے نماز جنازہ مکرر پڑہی گئی۔

عاجز راقم نے یہ تجویز پیش کی کہ حضرت مرزا صاحب کی روح مبارک کو ثواب پہنچانے کی غرض سے احباب حسب توفیق چندہ دیں چنانچہ اس تجویز کے مطابق مفصلہ ذیل احباب نے چندہ عطا فرمایا۔ اور انجمن نے یہ بہی قرار دیا کہ صدر انجمن احمدیہ اس رقم کو جہاں چاہے ... خرچ کرے۔ فہرست چندہ حسب ذیل ہے۔

حافظ عبد العلی صاحب عمہ۔ منشی محمد سعید صاحب اہلمد تقسیم سرگودہ عہ ر۔ مولوی عبد اللہ صاحب امین نہر جہلم کوٹ دین عہ ر۔ مولوی محمد علی صاحب بد وملی ضلع سیالکوٹ عہ ر۔ چودہری غلام حیدر نمبر چک ۳۴ جنوبی عہ ر۔ چودہری غلام محمد صاحب ٹھیکیدار عہ ر۔ مولوی محمد صدیق صاحب سرگودہ ۸ ر۔ چودہری راجہ خان صاحب سرگودہ سے ر۔ حاجی عبد اللہ خان صاحب نقل نویس سرگودہ عہ ر۔ بابو احمد دین صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ۶۔ مولوی فضل الٰہی صاحب سرگودہ عہ ر

عاجز عبد العلی۔ صدر مجلس انجمن احمدیہ سرگودہ

مورخہ ۳۱۔ مئی ۱۹۰۸ء

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا خلیفۃ المسیح ہونا ارادہ الٰہی سے ہے

جیسا کہ ہم گذشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں حضرت مولوی صاحب موصوف کے خلیفہ ہونے کے متعلق حضرت کی وفات سے پہلے ہی لوگوں کے دلوں میں تحریک ہو رہی تھی اور آپکی وفات کے بعد تو ہر جگہ سے ایسے خطوط آئے۔ کہ پیشتر اس کے کہ یہاں سے کوئی اطلاع جاتی لوگوں نے باہر سے خود بخود لکھنا شروع کیا۔ کہ حضرۃ مولویصاحب کے ہاتھ پر میں بیعت کرتا ہوں۔ نمونہ کے طور پر چند خطوط کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ قدرت الٰہی کا تماشا نظر آوے کہ جب خدا تعالےٰ کسی کام کو چاہتا ہے تو وہ کس طرح سے اپنے فرشتے دنیا میں بھیجدیتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس کام کیطرف تحریک کرتے ہیں۔ قادیان میں حضرت کے چار صاحبزادے دو صاحبزادیاں ایک داماد سب لائق اور متقی موجود تھے مگر کوئی اختلاف نہیں ہوا۔ اندر باہر سب نے حضرت مولویصاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

۱- مولوی حکیم فضلدین صاحب کا بھیرہ سے اپنے پہلے خط میں ہی حضرت مولوی صاحب کو صدیق اکبر لکھنا۔

۲- قاضی حبیب اللہ صاحب سوداگر چوب میانی نے۔ چونکہ سلسلہ میں کوئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بروز ضرور ہونا تھا اور میرے نزدیک وہ آپ ہیں۔ اس واسطے میں آپکے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں"

۳- شیخ نور احمد صاحب نے ایبٹ آباد سے لکھا۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دیوے۔ کہ آپ مسیح موعود کی وفات حسرت آیات کے بعد مومنوں کے سردار ہوں اور رہنما ہوں۔

۴- خداداد صاحب رسائیدار نے گھوگھیاٹ سے لکھا۔ میری بیعت بعد امام آخر زمان علیہ السلام حضور اپنے دست مبارک پر منظور فرماویں اور غالباً باقی جماعت کا بھی یہی خیال ہوگا۔

۵- چودہری غلام احمد صاحب نے کریام سے لکھا۔ حاضرین احباب نے متفق ہو کر آپکے ہاتھ پر بیعت کی ہے اسلئے یہ عاجز اور دیگر احمدیان الوصیۃ کے بموجب آپکے ہاتھ پر تحریری بیعت کرتے ہیں"

یہ چند خط بطور نمونہ کے لکھے گئے ہیں۔ سب جگہوں سے بیعت کے خطوط بکثرت آ رہے ہیں۔

سب خطوط کا جواب نہیں دیا جاسکتا

چونکہ بیعت کے خطوط بکثرت آ رہے ہیں۔ اس واسطے سب کا جواب دینا مشکل ہے سب دوستوں کو یقین کرنا چاہیئے۔ کہ اُن کی درخواستیں بیعت کی قبول ہوگئی ہیں سب کو چاہیئے۔ کہ رسالہ الوصیت کو بغور پڑھیں اور دوسروں کو سنائیں اور اردگرد کی جماعتوں کو ایک جگہ جمع کر کے ان کو تازہ اخبار اور رسالہ الوصیۃ سنایا جاوے کیونکہ رسالہ الوصیۃ میں حضرت صاحب نے سب کچھ جو واقع ہونیوالا تھا لکھ دیا تھا اسی واسطے گذشتہ پرچہ اخبار بدر کے ساتھ رسالہ الوصیۃ شائع بھی کیا گیا تھا۔

احباب کو خود آنا چاہئیے

حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم ہے کہ تمام بیعت کنندوں کے واسطے ضروری ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے کچھ نہ کچھ فرصت نکالکر ملاقات کے واسطے سب قادیان آویں کیونکہ اس سے روحانی ترقی ہوتی ہے اور ایمان میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

نتکودین صاحب کھیوہ باجوہ۔ پسرور ضلع سیالکوٹ
احمد دین صاحب کھیوہ باجوہ پسرور ضلع سیالکوٹ
محمد دین صاحب محرر۔ دفتر صدر پولیس جموں
اہلیہ شیخ نبی بخش صاحب دہرم کوٹ۔ بگہ
میاں جلال الدین خان صاحب لاہور۔ بازار سیریاں کوچہ روغن فروشاں۔
میاں غلام محمد خان بہرہ۔ ڈاک بنگلہ رام پور کشمیر
سید عمر شاہ صاحب نند کوٹ تنحر گڑھ ضلع گورداسپور
محمد رمضان خان صاحب بھڈیڑہ
نظام الدین صاحب بکٹ گنج مردان۔
اہلیہ و عیال محمد جار آئین جگراؤں ضلع لودیانہ
میاں عبدالرشید خان صاحب محلہ جلال نگر شاہجہانپور
نواب گل پسرور سیالکوٹ
دیوان خان صاحب لگووا جموں
مولوی عبداللہ صاحب مدرس قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ
میاں محمد علی صاحب " "
اہلیہ مولا بخش صاحب کریام جالندہر
عالم خان کی بل۔ لاہور
دین محمد۔ کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
عبداللہ صاحب " " "
قطب الدین صاحب " " "
سموں " " " "
محمد دین چٹھی رساں گوجرخان
محمد دین احمدی چک نمبر ۹۹ نہر جہلم شاخ شمالی
احمد علی صاحب۔ کوٹ آغا تحصیل پسرور حال چک نمبر ۹۱
سردار خان چک نمبر ۹۹ نہر جہلم
حاکم خان " "
اہلیہ منشی محمد عبدالحق سرویر الہ آباد
نانی صاحبہ منشی محبوب علی پورب سرائے مونگھیر
میاں محمد حسین صاحب جنگیاں علاقہ کہیری ضلع میرپور جموں۔
مسمات کرم بی بی اہلیہ بدر الدین صاحب بھینی شرقپور۔ لاہور
بدرالدین صاحب " " "
محمد دین معہ اہلیہ " " "
دین محمد صاحب " " "
محمد علی صاحب " " "
عبدالحق صاحب " " "
احمد الدین صاحب " " "
عیسٰی معہ اہلیہ " " "
عبدالغنی صاحب " " "
خوشحال کاٹھ گڑھ
محمد عبداللہ مدرس چھچھ سیالکوٹ
احمد الدین سلطانپور کپور تھلہ
بدرالدین۔ سرہند
مہتاب علی چک اسکندر گجرات
[illegible] " " "
[illegible] " " "
[illegible] طالبپور ضلع [illegible]
محمد دین صاحب شادیوال تحصیل گجرات
حاجی " " "
حیدر " " "
جلال " " "
عمر خان کاٹھ گڑھ
دولا۔ صریح جالندہر
فضل داد نمبرہ اسر دیپارٹی
غلام محمد محرر چنگی سیالکوٹ
اہلیہ چودہری حاکم خان صاحب موضع نمبر ۹۹ سرگودہ
غلام محمد خیاط رسول پور حافظ آباد
نواب دین صاحب کنسٹبل فیروز پور
حیات بخش سرائے عالمگیر متصل دریائے جہلم
خوشی محمد زرگر۔ پونچھ۔
صابرہ امین معہ اہلیہ لدھر دن کشمیر
محی الدین لدھر دن کشمیر
نورالدین " "
عبدالحق خفتہ نانی چوہڑ والہ
عبدالعلی صاحب بکھ جھنڈ کشمیر
اسد ملک " " " "
محمد اسمٰعیل معہ اہلیہ جلال پور شاہ پور
مسمات ولائت بی بی والدہ عبدالعزیز جلال پور۔ شاہ پور
مسمات فاطمہ بھتیجی عبدالعزیز جلال پور۔ شاہ پور
اہلیہ ماسٹر عبدالعزیز اوجلہ چہار ونسنگلہ
عبدالرشید فرزند " " " "
عظیم بی بی بنت " " " "
عبدالغنی بٹ۔ بندہ پور کشمیر
محمد بخش ملازم سکوٹ توپخانہ لکھنو
میاں اللہ دتہ صاحب ملتان
بلشا معہ عیال کلا نزائی اچھالہ
راجن معہ عیال " " " "
خداداد " " " "
شاہ محمد " " " "
ڈاکٹر محمد عظیم اسپٹل اسسٹنٹ رسالہ نمبر ۱۷ اجنون
اہلیہ مولوی معین الدین صاحب کوٹ جھونگرہ
عبداللہ خان خانسامان بٹھنڈہ
عمر الدین صاحب لمبردار نوالی ستراہ۔ سیالکوٹ
عمرالدین صاحب نار دوال
میاں عبدالوہاب منٹگمری
کمال ڈیرہ حیدرآباد سندھ
سنگا چک نمبر ۹۸ سرگودہ
لال دین " " " "
الہ دین " " " "
سانک بٹھنڈہ ہوشیارپور
نبی بخش صاحب ریگساز ڈیرہ غازی خان

مسیح موعود کن معنون مین نبی تھے

حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک تازہ تحریر

(منقول از اخبار عام)

(چند روز ہوئے کہ اخبار عام مین ایک مضمون نکلا تھا کہ مرزا صاحب نے دعوی نبوت کو چھوڑ دیا ہے اسپر حضرت نے ایک مضمون لکھا تھا جسمین اپنے بیان کی تشریح کی تھی اور حضور کے حکم سے وہ مضمون عاجز راقم اخبار عام مین چھپنے کے واسطے دے آیا تھا کیونکہ وہ مضمون بطور خط کے بنام ایڈیٹر صاحب اخبار عام تھا۔ چنانچہ ۲۶ مئی کے اخبار عام مین وہ مضمون چھپ گیا تھا اوس کی نقل ہم ذیل مین کرتے ہین۔ اسجگہ اس امر کا لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کارکنان اخبار عام سے ملنے کا جو مجھے اتفاق ہوا تو وہ نہایت شرافت اور اعلے اخلاق سے مجھے ملے اور حضرت کے حالات نہایت ادب سے اونہون نے دریافت کئے اور بعض امور کے متعلق شریفانہ طرز سے سوال کئے اون کے اس حسن سلوک کا مین مشکور ہون دنیوی اخبارون مین سے صرف اخبار عام کو ہی یہ فخر حاصل تھا کہ حضرت اقدس اوسکو باقاعدہ خرید کرنے اور پڑھتے رہے اور ایڈیٹر صاحب اخبار عام کا ہمارے سلسلہ کے ساتھ ہمیشہ بہت شریفانہ برتاؤ رہا ہے۔ ایڈیٹر)

حضرت امام الزمان مرزا صاحب قادیانی کا ایک خط

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار عام

پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کے پہلے کالم کی دوسری سطر مین میری نسبت یہ خبر درج ہے کہ گویا مین نے جلسہ دعوت مین نبوت سے انکار کیا اس کے جواب مین واضح ہو کہ اس جلسہ مین مینے صرف یہ تقریر کی تھی کہ مین ہمیشہ اپنی تالیفات کے ذریعہ سے لوگون کو اطلاع دیتا رہا ہون اور اب بھی ظاہر کرتا ہون۔ کہ یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا مین ایسی نبوت کا دعوے کرتا ہون جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہین رہتا اور جس کے یہ معنے ہین کہ مین مستقل طور پر اپنے تئین ایسا نبی سمجھتا ہون کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہین رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہون اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہون اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہون۔ یہ الزام صحیح نہین ہے بلکہ ایسا دعوے نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب مین ہمیشہ مین یہی لکھتا آیا ہون کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعوے نہین اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے اور جس بنا پر مین اپنے تئین نبی کہلاتا ہون وہ صرف اس قدر ہے کہ مین خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہون اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتون کا جواب دیتا ہے اور بہت سی غیب کی باتین میرے پر ظاہر کرتا اور آئندہ زمانون کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو دوسرے پر وہ اسرار نہین کھولتا۔ اور انہین امور کی کثرت کی وجہ سے اوس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو مین خدا کے حکم کے موافق نبی ہون۔ اور اگر مین اس سے انکار کرون تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت مین خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو مین کیون کر ...... انکار کر سکتا ہون۔ مین اس پر قائم ہون اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤن۔ مگر مین ان معنون سے نبی نہین ہون کہ گویا مین اسلام سے اپنے تئین الگ کرتا ہون۔ یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہون۔ میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا۔ اور کسی کو مجال نہین کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے سو مین صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہون کہ عربی اور عبرانی زبان مین نبی کے یہ معنے ہین کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشگوئی کرنیوالا اور بغیر کثرت کے یہ معنی تحقیق نہین ہو سکتے جیسا کہ صرف ایک پیسہ سے کوئی مالدار نہین کہلا سکتا سو خدا نے مجھے اپنے کلام کے ذریعہ سے بکثرت علم غیب عطا کیا ہے اور ہزارہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے ہین اور کر رہا ہے۔ مین خود ستائی سے نہین بلکہ خدا کے فضل اور اوس کے وعدہ کی بنا پر کہتا ہون کہ اگر تمام دنیا ایک طرف ہو اور ایک طرف صرف مین کھڑا کیا جاؤن اور کوئی ایسا امر پیش کیا جائے جس سے خدا کے بندے آزمائے جاتے ہین تو مجھے اس مقابلہ مین خدا غلبہ دیگا اور ہر ایک پہلو کے مقابلہ مین خدا میرے ساتھ ہوگا۔ اور ہر ایک میدان مین وہ مجھے فتح دیگا پس اسی بنا پر خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے اس زمانہ مین کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ اور کثرت اطلاع بر علوم غیب صرف مجھے ہی عطا کی گئی ہے اور جس حالت مین عام طور پر لوگون کو خوابین بھی آتی ہین بعض کو الہام بھی ہوتا ہے۔ اور کسی قدر ملونی کے ساتھ علم غیب سے بھی اطلاع دی جاتی ہے۔ مگر وہ الہام مقدار مین نہایت ہی قلیل ہوتا ہے۔ اور اخبار غیبیہ بھی اس مین نہایت کم ہوتی ہین اور باوجود کمی کے مشتبہ اور مکدر اور خیالات نفسانی سے آلودہ ہوتی ہین۔ تو اس صورت مین عقل سلیم خود چاہتی ہے کہ جس کی وحی اور علم غیب اس کدورت اور نقصان سے پاک ہو اس کو دوسرے معمولی انسانون کے ساتھ نہ ملایا جائے بلکہ اس کو کسی خاص نام کے ساتھ پکارا جائے تاکہ اس مین اور اس کے غیر مین امتیاز ہو۔ اس لئے محض مجھے امتیازی مرتبہ بخشنے کے لئے خدا نے میرا نام نبی رکھدیا اور یہ مجھے ایک عزت کا خطاب دیا گیا ہے تاکہ ان مین اور مجھ مین فرق ظاہر ہو جائے۔ ان معنون سے مین نبی بھی ہون اور امتی بھی ہون تاکہ ہمارے سید و آقا کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنیوالا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔ ورنہ حضرت عیسے جن کے دوبارہ آنے کی بابت ایک جھوٹی امید اور جھوٹی طمع لوگون کو دامنگیر ہے۔ وہ امتی کیونکر بن سکتے ہین کیا آسمان سے اوتر کر نئے سرے وہ مسلمان ہونگے یا کیا اس وقت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء نہین رہینگے

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الاحد غلام احمد عفی اللہ عنہ

۲۳ مئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور

نام خوش خط ہو

بعض دوست حضرت کی ڈاک میں یا بدر کی ڈاک میں ایک نہایت ضروری اور تاکیدی خط لکھتے ہیں۔ خط بہت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے اور بخوبی پڑھا جاتا ہے۔ لیکن نیچے نام ایسی طرح لکھا ہوا ہوتا ہے جو بالکل پڑھا نہیں جاتا اور بعض دفعہ نام کے نیچے پورا پتہ نہیں ہوتا۔ اس سے جواب لکھنے میں بہت دقّت ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ جب کوئی پتہ نہیں لگتا کہ جواب لکھیں تو کس کے نام تو نہائت حسرت کے ساتھ خط کو پھاڑ کر پھینک دینا پڑتا ہے اور اس سے بڑھکر اور کوئی تعمیل نہیں ہو سکتی اس واسطے سب دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے ہر خط میں اپنا نام اور پتہ واضح کر کے لکھا کریں بعض دوست خیال کرتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ جو ہم نے اپنے نام کے ساتھ پتہ لکھد یا تھا۔ تو بس قادیان والوں نے اس کو خوب یاد کر لیا ہو گا مگر یہ غلطی ہے یہاں خط و کتابت کی ایسی کثرت ہے کہ سب ناموں اور پتوں کا حافظ بننا مشکل بلکہ محال ہے۔

قطعۂ تاریخ وفات حضرت مسیح موعودؑ

تو وصالِ حق سے وان مسرور ہے
یان دلِ حیرت زدہ مہجور ہے
اے مسیح پاک اور مہدیٔ دین
ہم کو مولا کی رضا منظور ہے
الوصیت میں تو جب فرما چکا
تیری رحلت تب سے ہی مشہور ہے
پیش ازین تو کر چکا سب انتظام
الوصیت میں یہ سب مذکور ہے
تیری فرقت میں ہیں گو اب ہم حزین
اور دل رقّت پہ بس مجبور ہے
پر سمجھتے ہیں تجھے پا در رکاب
اس طرف جانے میں تو معذور ہے
خوش ہیں دشمن اور ہیں مغموم دوست
اور تو اس امر میں مامور ہے
کُلُّ نفسٍ ذائقۃ الموت کا
حق سے جاری ہو چکا منشور ہے
زندگی پر کیا کسی کا اختیار
حق کا دشمن کس لئے مغرور ہے
وہ رسولِ پاک ختم المرسلین
جو خدائے پاک کا اک نور ہے
اپنے مرنے سے یہ ثابت کر گیا
فوت ہونا سنت ماثور ہے
اس کا خادم تھا مسیحا اور غلام
جس کی کوشش حق کے ہاں مشکور ہے
اپنے آقا کے وہ قدموں پر چلا
وہ تو عند اللہ بس ماجور ہے
حق نے دی اس کو حیات طیبہ
اور وہ مرفوع ہے مسرور ہے
رحمتیں ہوں حق کی اس پر صد ہزار
قرب حق میں ہے بیٹھا دور ہے
آخری اس کا پیام آشتی
آخری لکچر ہے جو مسطور ہے
ہیں مخاطب اسمیں وہ اقوام ہند
بہتری جن کی اسے منظور ہے

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
اور آنکھوں میں رُخِ پُر نور ہے
وہ تو پہنچے جنت الفردوس میں
اور ہم میں ایک ان کا نور ہے
دینِ حق کو ذات پر جسکی ہے ناز
ٹھہرے باطل اس کا کیا مقدور ہے
وہ خلیفہ ہیں وہی ہیں اب امام
ان کی بعیت بعیتِ مامور ہے
ہو گیا حق سے مسیحا کا وصال
نور دین سے سلسلہ معمور ہے
فکر کیا ہے بہرِ تاریخ وفات
مادۂ تاریخ ہی مغفور ہے
۱۳۲۶ھ

خاکسار میر حامد شاہ از سیالکوٹ ۳ جون ۱۹۰۸ء

برادرِ صادق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت کلمۃ اللہ کا الہام ہے

"مکن تکیہ بر عمرِ ناپائدار" ۱۳۲۶

خدا تعالیٰ نے اس کے اعداد میں ہمیں سال وصال بتایا ہے۔ یہ تفہیم خدا کا دوسرا فضل ہے۔ جو اس کے عاجز بندے اکمل پر ہُوا

محمد ظہور الدین اکمل

فروخت مکان

عرب صاحب عبد الحی [illegible] ایک مکان برلب سڑک [illegible] مشرق قادیان۔ قریب پل ڈھاب بنایا ہے جسکی [illegible] قریباً سات مرلہ ہے۔ اور اس میں کمرہ برآمدہ [illegible] صحن اور سیڑھیاں ہیں۔ دیواریں سب طیار ہو [illegible] صرف چھت باقی ہے۔ جو کہ بسبب [illegible] کے اب تک بنا نہیں سکے۔ اور اب وہ [illegible] مقروض ہو جانے کے اس کو فروخت کرنا چا[ہتے ہیں] ان کا بیان ہے۔ کہ مبلغ چھ سو روپے وہ خرچ [کر چکے] ہیں۔ زمین قریباً دو سو روپے کی تبلاتے ہیں [جو انہوں] نے خرید کی تھی۔ لیکن بہرتی پر بہت خرچ ہوا [اب] فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحبان خرید کرنا چا[ہیں] ہیں۔ عرب صاحب سے خط و کتابت کریں۔ قرضہ ادا کرنے کی خواہش میں عرب صاحب اصل [لاگت سے] بھی کم پر فروخت کرنے کے لئے طیار ہیں۔

اطلاع

سنجمت ایڈیٹر صاحب بدر۔ برادر [illegible] صاحب ستونگ بلوچستان نے [illegible] اس طالب علم کے لئے جو سب سے اچھا مضمون کتاب انگریزی اور ایک روپیہ نقد انعام مقرر فرمایا [تھا] وہ انعام علی محمد طالب علم تھرڈ مڈل کو دیدیا گیا۔

کوئٹہ میں ایک زلزلہ بدھوار ۱۰ جون ۹ بجے شام کو [illegible] جمعرات پونے چار بجے بعد دوپہر کو۔

موہمندیوں کی سزا۔ تمام موہمندیوں [illegible] میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک [illegible] ۱۰۷۰ برج اڑائے گئے اور جہاں کہیں دشمن [ملا] کیا اس کو شکست دیگئی بعض قوموں نے یہ خیال [کیا کہ] فوج دوبارہ ان کے علاقہ میں نہیں آئے [گی اس] لئے وہ جرمانہ ادا کرنے اور شرائط قبول کرنے [سے] بے پرواہ ہو گئے۔ مگر ان کی سخت غلطی تھی [کیونکہ] اپنے مورچہ بند گاؤں میں پہنچنے نہ پاتے [تھے] کہ سرکاری فوج جا پہونچتی تھی۔ نتیجہ یہ ہے کہ کافی [سبق مل] گیا ہے جو صدی سے فراموش نہ ہو گا۔ جرمانہ [بہت] جلدی سے وصول ہو گئے۔ دس ہزار نقد جرمانہ [illegible] میں لایا گیا ہے۔

طہران سے خبر آئی ہے کہ شاہ ایران پایہ تخت سے دیہات [illegible]

دفتر بدر قادیان سے طلب کرو

اس دفعہ فہرست میں بہت سی نئی کتابوں کا ذکر ہے احباب غور سے مطالعہ فرماویں

ایک قابل دید نئی تصنیف

معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتلائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامورین اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا ہے اور مخالف علماء کے عقائد کو انہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کرتے ہیں پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرض کہ آج کل کے علمی مذاق رکھنے والے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہائیت ہی مفید ثابت ہوگا۔ ۲۰ پونڈ کے عمدہ کاغذ پر قریباً ۲۰۰ صفحہ ۲۰×۲۶/۸ حجم ہے۔ باوجود خرچ کثیرہ کے قیمت صرف ۴ر رکھی گئی ہے۔

دفتر بدر قادیان سے طلب کیجائے

ظہور المسیح یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب ہی اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم مرحوم نے اسی کتاب کی نسبت لکھا کہ

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور رقص

کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶ر کر دیگئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دہاک کل عالم پر بٹھادی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالف پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحے کی ڈیمی کاغذ پر نہائیت خوشخط اعلےٰ چھپی ہوئی کتاب بے جلد بجائے پانچ روپے کے چار اور مجلد بجائے چھ روپے کے تین روپے میں دی جاتی ہے یہ موقعہ پھر نہ ملے گا۔ جلد منگواؤ۔

در ثمین حضرت اقدسؑ کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو موم کر دیتی ہیں) مجموعہ مجلد ۸ر کی بجائے چھ آنے اور بے جلد [illegible] کی بجائے چار آنے

شری نہہ کلنک اوتار یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور پٹیالہ نے تالیف کی ہے نہائیت عمدہ و پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر رسالہ ہے جس میں آپ کی صداقت بدلائل و براہین ثابت کیگئی ہے حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۸ر احباب جلد منگوائیں۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ منظوم ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہائیت عجیب دلچسپ۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے قیمتہ ۱ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہائیت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمتہ ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۲ر۔ عصمت انبیاء ۱ر

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزے کے مسائل کا بدلائل ذکر ہے۔ چند جلدیں باقی ہیں۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اسمیں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

حیرت کی حیرانی مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اسکے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں عمدہ مدلل کتاب ہے جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۳ر

فتح دین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا بیان نہائیت عمدہ ہے۔ قیمت ۳ر

نظم مستوراۃ مسدس [illegible]۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی (لالہ داد) قیمت ۱ر

آئینہ کشمیری طالب علموں کیلئے بہت مفید ہے قیمتہ ۱ر

کامن احمدی۔ قیمتہ ۱ر

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مضامین اخبار الحکم ۲۴ جنوری و بدر مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمتہ ایک نسخہ کامل یعنی ہر سہ جلد ۱۲ر اور محصول ۳ر ہے لیکن مگر چار نسخہ کامل خریدنیوالوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی۔ مجموعہ فتاوے احمدیہ کے ملنے کا پتہ

المشتہر

مولوی محمد فضل خان احمدی۔ ڈاک خانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راول پنڈی پنجاب

ممیرا۔ عمدہ ممیرا احمد نور صاحب کابلی سے [illegible] منگوائیے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔